

# بالغ طالب علم کو زکوٰۃ دینا جس کے والدین مالدار ہوں

مجیب: مولانا محمد بلال عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-2552

تاریخ اجراء: 02 رمضان المبارک 1445ھ / 13 مارچ 2024ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

### سوال

کیا زکوٰۃ کی رقم ایسے بالغ طالب علم (student) کو دی جاسکتی ہے جسکی کفالت اُسکے والد کر رہے ہیں جو خود غنی ہیں، جبکہ طالب علم کی ملک میں کوئی مال و زر نہیں ہے۔ وضاحت فرمادیجئے گا نوازش ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بالغ شخص (طالب علم ہو یا نہ ہو) اگر شرعی فقیر ہے اور سید و ہاشمی نہیں تو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگرچہ اس کا والد صاحب نصاب ہو۔ اور اگر وہ خود غنی ہو (حاجتِ اصلیہ کے علاوہ نصاب کا مالک ہو) تو اسے زکوٰۃ نہیں دے سکتے اگرچہ اس کا والد غنی نہ ہو۔

شرعی فقیر سے مراد ایسا شخص ہے جس کے پاس ساڑھے باون تو لے چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم، پرائز بانڈ یا اتنی مالیت کا کوئی سامان، حاجتِ اصلیہ سے زائد نہ ہو اور اگر ہو تو وہ قرض میں ڈوبا ہوا ہو یعنی اتنا قرض ہو کہ اگر ادا کیا جائے، تو نصاب باقی نہ رہے گا اور حاجتِ اصلیہ سے مراد وہ سامان ہے جس کی عام طور پر انسان کو زندگی بسر کرنے میں ضرورت ہوتی ہے، مثلاً گاڑی، مکان، پہننے کے کپڑے، گھریلو استعمال کے برتن، بستر وغیرہ۔

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”مصرف زکوٰۃ ہر مسلمان حاجتمند ہے جسے اپنے مال مملوک سے مقدار نصاب فارغ عن الحوائج الاصلیہ پر دسترس نہیں بشرطیکہ نہ ہاشمی ہو۔۔۔ نہ مرد غنی کا نابالغ بچہ۔۔۔ اور نصاب مذکورہ پر دسترس نہ ہونا چند صورت کو شامل: ایک یہ کہ سرے سے مال ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کہتے ہیں۔ دوم مال ہو مگر نصاب سے کم، یہ فقیر ہے۔ سوم نصاب بھی ہو مگر حوائجِ اصلیہ میں مستغرق، جیسے مدیون۔۔۔ بالجملہ مدار کار حاجتمند بمعنی مذکور پر ہے، تو جو نصاب مذکور پر دسترس رکھتا ہے ہرگز زکوٰۃ نہیں پاسکتا اگرچہ غازی ہو یا حاجی یا طالب علم یا مفتی۔۔۔ الخ“ (فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 109، 110، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسئلوں میں کہ کسی شخص نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالی وہ روپیہ ان شخصوں کو دینا چاہئے یا نہیں۔۔۔ (۷) یہ کہ اگر طالب علم کو کچھ دے دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

تو آپ نے جو ابا ارشاد فرمایا: ”(۷) جائز ہے جبکہ غنی ہاشمی نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 252، 251، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



**Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)**



[www.daruliftaahlesunnat.net](http://www.daruliftaahlesunnat.net)



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



[feedback@daruliftaahlesunnat.net](mailto:feedback@daruliftaahlesunnat.net)